بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ، وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى خَاتَمِ الْأَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِيْن، نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِيْن، أَمَّا بَعْدُ:

065. سورۃ الطلاق

التّفسیر المُیسّر کا درس جاری ہے اور ہم جزء ﴿قَدْ سَمِعَ﴾ کی تفسیر بیان کر رہے ہیں، اور آج کی نشست میں ایک نئی سورۃ سے درس کا آغاز کرتے ہیں سورۃ الطلاق کی تفسیر، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

﴿يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ اِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ فَطَلِّقُوْهُنَّ لِعِدَّتِهِنَّ وَاَحْصُوا الْعِدَّةَ ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ رَبَّكُمْ ۚ لَا تُخْرِجُوْهُنَّ مِنْۢ بُيُوْتِهِنَّ وَلَا يَخْرُجْنَ اِلَّآ اَنْ يَّاْتِيْنَ بِفَاحِشَةٍ مُّبَيِّنَةٍ ؕ وَتِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ ؕ وَمَنْ يَّتَعَدَّ حُدُوْدَ اللّٰهِ فَقَدْ ظَلَمَ نَفْسَهٗ ؕ لَا تَدْرِيْ لَعَلَّ اللّٰهَ يُحْدِثُ بَعْدَ ذٰلِكَ اَمْرًا ①﴾ [الطلاق: 1]

اس عظیم سورۃ کی پہلی آیت ہے، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: اے میرے نبی! جب آپ اور آپ کے ساتھ جو مومن ہیں (اہل ایمان جو ہیں) اگر آپ اپنی بیویوں کو طلاق دینا چاہتے ہیں تو اُن کو طلاق دیں اُن کی عدت میں، اور عدت یہ ہے جیسا کہ حدیث میں آیا ہے: "في طهر لم يقع فيه جماع، أو في حَمْل ظاهر": یا تو ایسی پاکیزگی میں یعنی حیض کی حالت نہ ہو اور ایسی پاکیزگی کی حالت ہو جس میں ہمبستری نہ ہوئی ہو، یا جب حمل ظاہر ہو تو حمل میں بھی طلاق دی جاسکتی ہے۔ "واحفظوا العدة": یعنی جو عدت ہے اسے اچھی طرح جان لو۔ وجہ کیا ہے؟ تاکہ اگر رجوع کرنا ہو اپنی بیوی کو طلاق دینے کے بعد (اگر واپس کرنا ہو رجوع کرنا ہو) تو آسانی سے رجوع ہو سکے۔ جب عدت کا پتہ ہو گا آپ کو ڈیٹ (Date) معلوم ہو جائے گی کہ کب آپ نے کی ہے اور عدت کا وقت جب مقرر کر لیں گے آپ جب پتہ چل جائے گا تو رجوع عدت کے اندر آپ آسانی سے کر سکیں گے تاکہ آپ کو رجعت کا وقت معلوم ہو جائے۔

اور اگر آپ اُن کو واپس کرنا چاہتے ہیں عدت کے اندر تو آپ کے لیے یہ آسان ہو جائے گا، اور اللہ تعالیٰ سے ڈرو اپنے رب سے ڈرو اور اُن کو اپنے گھروں سے نہ نکالو، دیکھیں یہ گھر عورتوں کا ہے ﴿لَا تُخْرِجُوْهُنَّ﴾: یعنی ﴿وَاتَّقُوا اللّٰهَ رَبَّكُمْ﴾: ﴿لَا تُخْرِجُوْهُنَّ مِنْۢ بُيُوْتِهِنَّ﴾ ((ذرا غور کریں اس پر) اور اُن کو اُن کے اپنے گھروں سے مت نکالو)۔

یہ گھر جو ہے ہمارا گھرانہ کیا ہے؟ شادی سے پہلے انسان والدین کے گھر میں رہتا ہے وہ سانجھا گھر سب کا ہوتا ہے شادی کے بعد گھر الگ ہو جاتا ہے، اگر چہ ایک گھر میں رہتا ہے لیکن کمرہ اُس کا سب سیٹ اپ الگ ہو جاتا ہے، یہ بیوی جب نئے گھر میں آتی ہے کہتے ہیں "گھر کی مالکن": سبحان اللہ۔

تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ﴿لَا تُخْرِجُوْهُنَّ﴾: یعنی ان بیویوں کو جن کو تم لوگوں نے طلاق دی ہے اُن کے اپنے گھر مت نکالو، اور اُن کی عدت بھی اسی گھر میں ہو گی جس میں وہ رہتی ہیں۔ کب تک؟ یہاں تک کہ اُن کی عدت ختم نہ ہو جائے۔

عدت کیا ہے؟ کہ تین مینسچورل سائکل (Menstrual cycle): تین حیض جو ہیں) یہ عدت ہے اُن عورتوں کے لیے جن کو حیض کا خون جاری ہوتا ہے، یعنی چھوٹی بچی جس کو حیض نہ آیا ہو اور جس عورت کو یعنی عمر زیادہ ہونے کی وجہ سے حیض کا خون رُک جائے جسے آئسۃ کہتے ہیں، تو یہ دونوں اس میں شامل نہیں ہیں کیونکہ (جیسے آگے بتاؤں گا میں عورتوں کی قسمیں ہیں: وہ عورتیں جن کو حیض کا خون آتا ہے وہ، اور جن کو حیض کا خون نہیں آتا ہے۔

جو حیض کا خون آتا ہے تین مینسچورل سائکل (Menstrual cycle): ایک دفعہ حیض کا خون آیا (ایک)، پھر دوسرا، پھر تیسرا، یہ عدت ہے اس کے اندر اگر خاوند نے رجوع کر لیا ہے بشرطیکہ اُسے طلاق عدت میں دی ہو، یعنی: (۱) حیض کا خون جاری نہ ہو۔ (۲) اور دوسرا پاک ہو۔ (۳) اور اس پاکیزگی میں ہمبستری نہ ہوئی ہو۔

اگر اس طریقے سے کسی شخص نے اپنی بیوی کو طلاق دی ہے تو اس کی طلاق واقع ہو جاتی ہے اب اُس کے پاس تین مینسچورل سائکل (Menstrual cycle) ہیں (تین حیض کا وقت ہے تین مہینے نہیں ہیں) جن کو حیض جاری ہوتا ہے تین مینسچورل سائکل (Menstrual cycle) ہیں اِن کے اندر اگر رجوع کر لیتا ہے تو اس کی بیوی ہے، اگر رجوع نہیں کرتا تو پھر اس پر حرام ہو جاتی ہے، پھر اُس کے لیے دو طلاقیں باقی ہیں، اب جب حرام ہو جاتی ہے اگر واپس کرنا چاہتا ہے عدت کے بعد پھر دوبارہ نکاح ہو گا، دوبارہ گواہ ہوں گے، دوبارہ ولی کی اجازت ہو گی، دوبارہ مہر ہو گا۔

اگر عدت کے اندر رجوع کرتا ہے تین مینسچورل سائکل (Menstrual cycle) کے اندر رجوع کرتا ہے پھر وہ اُس کی بیوی ہے، کوئی نیا کانٹریکٹ (Contract) نہیں ہے، کوئی نیا نکاح نہیں، کوئی نیا گواہ نہیں، کوئی نیا مہر نہیں ہے۔

یہ فرق ہے عدت سے پہلے اور عدت کے بعد، رجوع عدت کے اندر ہوا تین مینسچورل سائکل (Menstrual cycle) سے پہلے ہوا، جن عورتوں کو حیض کا خون جاری ہوتا ہے تو وہ اس کی بیوی ہے اس لیے کہا گیا ہے کہ تمہارا گھر ہے یہ، جیسے آگے بیان ہو گا کہ نان نفقہ بھی خاوند کے ذمے ہے کیونکہ اس کی بیوی ہے۔ عدت کے اندر بیوی بیوی رہتی ہے، طلاق کا لفظ ہو گیا عدت کے اندر ہے عدت ختم نہیں ہوئی تو نان نفقہ جو ہے گھر جو ہے جیسا کہ بیوی کا حق ہے وہی سارے حقوق ہوں گے۔ واضح ہے؟

اور عورتوں کے لیے بھی جائز نہیں ہے کہ وہ گھر کو چھوڑ کر نکل جائیں: یہ بہت بڑی غلطی ہوتی ہے کہ عورت جب خاوند ایک طلاق دیتا ہے تو غصے میں آکر گھر کو چھوڑ کر نکل جاتی ہے، غلط ہے! نہ تو خاوند اُن کو گھروں سے نکالیں یہ اُن کے گھر ہیں (جب عدت کے اندر ہے کیوں نکالے گا وہ؟!) اُس کی بیوی اُس کا گھر ہے، اور وہ بھی گھر کو چھوڑ کر نہ جائیں۔

وجہ کیا ہے جانتے ہیں؟ گھر میں رہے گی تو پھر ایک دوسرے کا آمنا سامنا ہو گا پھر اچھی یادیں آجائیں گی کہ یہ میری بیوی تھے ہم کیسے رہتے تھے۔ تو پھر رجوع کرنا آسان ہوتا ہے کہ نہیں؟ لیکن جب وہ گھر کو چھوڑ کر چلی جائے شیطان بیچ میں آ جاتا ہے نفرت مزید بڑھے گی کہ نہیں؟ تو جو نفرت ہے اور جو بغض ہے آپس میں جو ناچاقیاں ہیں بڑھیں گی کہ نہیں بڑھیں گی؟ بڑھیں گی نا!

تو اس لیے شریعت کو ہمیشہ دیکھیں قاعدہ کیا ہے شریعت کا؟ کہ گھر کو جوڑنا ہے توڑنا نہیں ہے، تو گھر کو جوڑنے کے سارے اقدامات کیے گئے ہیں (سبحان اللہ): مینسچورل سائکل (Menstrual cycle) جو ہے وہ تین ہیں ایک نہیں ہے تین کیوں ہیں؟ اس لیے کہ زیادہ دیر میں زیادہ چانس ہے واپس آنے کا (رجوع کرنے کا زیادہ چانس ہے) تاکہ مرد بھی اپنا دیکھ لے کہ مجھ سے غلطی ہوئی ہے کہ نہیں، عورت بھی اپنے آپ کو دیکھ لے کہ اُس سے غلطی ہوئی ہے کہ نہیں ہوئی، ہر بندہ اپنے اپنے گریبان میں جھانک کر دیکھے کہ اگر مجھ سے غلطی ہوئی ہے تو میں معافی مانگ لوں کیا جاتا ہے؟! گھر ہے، بچے ہیں، ایک ہی چھت کے اندر ہم رہے ہیں اس کو بچانے کے لیے ایسے معاملات ہو جاتے ہیں۔

تو دو چیزیں ہیں:

(ا) نہ تو خاوند اُس کو گھر سے نکالے یہ اُس کا گھر ہے۔

(۲)اور نہ ہی یہ بیوی جس کو طلاق خاوند نے دی ہے نہ یہ گھر سے نکلے اس کا گھر سے نکلنا جائز نہیں ہے۔

اِلَّا یہ کہ کوئی ایسا گناہ کریں، ایسی فحاشی کریں جیسا کہ (نعوذ باللہ) زنا کریں جو ظاہر ہے تب تو اس کو یعنی گھر سے نکالا جا سکتا ہے۔

یہ جو احکام ہیں جو اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کے لیے بیان کیے ہیں عدت کے تعلق سے طلاق کے تعلق سے جو ان سے تجاوز کرتا ہے یقیناً اس نے اپنے نفس پر ظلم کیا ہے (اپنے اوپر ظلم کیا ہے) اور ہلاک کیا ہے، آپ نہیں جانتے اے طلاق دینے والے! ہو سکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس طلاق کے بعد ایسا آسان معاملہ کر دے یعنی رجوع کرنا اُس کے لیے آسان ہو جائے۔

پھر اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿فَاِذَا بَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ فَاَمْسِكُوْهُنَّ بِمَعْرُوْفٍ اَوْ فَارِقُوْهُنَّ بِمَعْرُوْفٍ وَّاَشْهِدُوْا ذَوَىْ عَدْلٍ مِّنْكُمْ وَاَقِيْمُوا الشَّهَادَةَ لِلّٰهِ ۭ ذٰلِكُمْ يُوْعَظُ بِهٖ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ڛ وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًا ۝۲ وَّيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ ۭ وَمَنْ يَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهٗ ۭ اِنَّ اللّٰهَ بَالِغُ اَمْرِهٖ ۭ قَدْ جَعَلَ اللّٰهُ لِكُلِّ شَيْءٍ قَدْرًا ۝۳﴾ [الطلاق: 2-3]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: جب بیوی جو ہے جب عدت ختم ہونے کے قریب آ جائے تو آپ اُن سے رجوع کریں اور حسن معاشرت کریں (بہترین طریقے سے رہن سہن کریں) اور اُن پر نان نفقہ بھی جاری رکھیں، یا اُن کو چھوڑ دیں، طلاق مکمل ہو جائے اور اُن کا حق مکمل کریں معروف کے ساتھ اور اُن کو کوئی نقصان نہ پہنچائیں، اور گواہی اُن کے رجوع کرنے پر یا طلاق پر دو مرد جو ہیں گواہ ہونے چاہیئں اور گواہوں کے لیے پھر یہ خاص تعلیمات ہیں کہ گواہی دینی ہے اللہ تعالیٰ کے لیے خالصتاً کسی اور اور چیز کے لیے نہیں، کوئی اس میں اپنا ذاتی مفاد نہیں ہونا چاہیے، اور یہ جو تمہیں اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے اور جو موعظہ کیا ہے یہ اُن کے لیے ہے جو اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھتے ہیں اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتے ہیں، اور جو اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہے تقویٰ کا راستہ اختیار کرتا ہے اور ہر وہ عمل کرتا ہے جس کا اس کو حکم دیا گیا ہے (جس کا اللہ تعالیٰ نے اس کو حکم دیا ہے) اور ہر اس چیز سے اجتناب کرتا ہے جس چیز سے اللہ تعالیٰ نے اسے منع کیا ہے تو یقیناً اللہ تعالیٰ اس کے لیے تنگی میں آسانی پیدا کر دے گا اور اس کے لیے وسعت ہو جائے گی۔

اور اللہ تعالیٰ اس کے لیے رزق کے دروازے اور رزق کے جو اسباب ہیں وہ میسر کر دے گا آسان کر دے گا اور وہاں سے اللہ تعالیٰ اس کو رزق عطا کرے گا جہاں پر اس کا گمان تک نہیں جاتا تھا، اور جو اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اُسے کافی ہو جاتا ہے اور تمام اس کے جو معاملات ہیں جو پریشانیاں ہیں اللہ تعالیٰ دور کر دیتا ہے، بے شک اللہ تعالیٰ جو اپنے حکم کو جاری کرتا ہے، اور کوئی چیز اللہ تعالیٰ کو عاجز نہیں کر سکتی، اللہ تعالیٰ نے ہر چیز کا ایک اجعل مقرر کر رکھا ہے جو اُس سے کوئی تجاوز کر نہیں سکتا۔

پھر اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿وَالّٰٓـِٔيْ يَىِٕسْنَ مِنَ الْمَحِيْضِ مِنْ نِّسَآىِٕكُمْ اِنِ ارْتَبْتُمْ فَعِدَّتُهُنَّ ثَلٰثَةُ اَشْهُرٍ ۙ وَّالّٰٓـِٔيْ لَمْ يَحِضْنَ ؕ وَاُولَاتُ الْاَحْمَالِ اَجَلُهُنَّ اَنْ يَّضَعْنَ حَمْلَهُنَّ ؕ وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مِنْ اَمْرِهٖ يُسْرًا ﴿٤﴾﴾
[الطلاق: 4]

پھر اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: اور جو مطلقہ عورتیں ہیں جن کا حیض کا خون رُک گیا ہے عمر رسیدہ ہونے کی وجہ سے، اگر تمہیں شک ہو جائے کہ اُن کا کیا حکم ہے اُن کی عدت کیسے پوری ہو گی؟ تو اُن کی عدت تین مہینے ہے، اور اسی طریقے سے وہ چھوٹی لڑکیاں جو ہیں جن کا حیض کا خون جاری نہیں ہوا ہے اُن کی بھی عدت تین مہینے ہے، اور جن کو حمل ہے وہ عورتیں جو حاملہ عورتیں ہیں اُن کی عدت یہ ہے کہ وہ حمل کو وضع کر لیں (جب تک ڈیلوری نہیں ہوتی، جب ڈیلوری ہو جاتی ہے عدت ختم ہو جاتی ہے)، اور جو اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہے اور تقویٰ کا راستہ اختیار کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے احکام کا پابند ہو جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے آسانی پیدا کر دیتا ہے دنیا میں اور آخرت میں۔

پھر اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿ذٰلِكَ اَمْرُ اللّٰهِ اَنْزَلَهٗٓ اِلَيْكُمْ ؕ وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يُكَفِّرْ عَنْهُ سَيِّاٰتِهٖ وَيُعْظِمْ لَهٗٓ اَجْرًا ﴿٥﴾﴾ [الطلاق: 5]

یہ جس چیز کا ذکر کیا گیا ہے طلاق کے تعلق سے اور عدت کے تعلق سے اور رجوع کرنے کے تعلق سے یہ تمام چیزیں جو ہیں یہ اللہ تعالیٰ کا حکم ہیں جو تمہارے لیے اے لوگو! اللہ تعالیٰ نے اُتارا ہے تاکہ تم اُس پر عمل کرنے والے بن جاؤ، اور جو اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہے تقویٰ کا راستہ اختیار کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی نافرمانیوں سے اجتناب کرتا رہتا ہے اور جو اللہ تعالیٰ کے فرائض ہیں اور واجبات ہیں وہ ادا کرتا رہتا ہے اور عمل پیرا ہو جاتا ہے اللہ تعالیٰ اُس کے گناہ معاف کر دے گا اور مٹا دے گا

اور اس کے لیے آخرت میں جو ہے بلند درجات عطا کرے گا اور اس کو اُجر عظیم عطا فرمائے گا اور جنت میں اُسے داخل کر دے گا۔

پھر معاملہ آجاتا ہے کہ عورت جب طلاق میں ہوتی ہے تو اس کا نان نفقہ اور اس کا رہن سہن کیسے ہونا چاہیے، پھر اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿ أَسْكِنُوهُنَّ مِنْ حَيْثُ سَكَنتُم مِّن وُجْدِكُمْ وَلَا تُضَارُّوهُنَّ لِتُضَيِّقُوا عَلَيْهِنَّ ۚ وَإِن كُنَّ أُولَاتِ حَمْلٍ فَأَنفِقُوا عَلَيْهِنَّ حَتَّىٰ يَضَعْنَ حَمْلَهُنَّ ۚ فَإِنْ أَرْضَعْنَ لَكُمْ فَآتُوهُنَّ أُجُورَهُنَّ ۖ وَأْتَمِرُوا بَيْنَكُم بِمَعْرُوفٍ ۖ وَإِن تَعَاسَرْتُمْ فَسَتُرْضِعُ لَهُ أُخْرَىٰ ﴿٦﴾ ﴾[الطلاق: 6]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: تمہاری جو مطلقہ بیویاں ہیں جو تم لوگوں نے طلاقیں دی ہیں عدت کے دوران جو ہیں وہ آپ کے ساتھ اپنے گھروں میں رہیں گی اور رہن ویسے ہو گا جیسا کہ پہلے تھا، جیسے تمہاری طاقت اور وسعت ہے اس کے مطابق، اُن کو نقصان ہر گز مت پہنچاؤ (یہ نہ سمجھو کہ یعنی طلاق تو دے دی ہے اب اس کا پہلے سے نان نفقہ کم ہو گیا ہے یا پہلے سے اس کو میں کوئی تکلیف پہنچاؤں یا ذہنی یا جسمانی کوئی بھی کسی قسم کی تکلیف یا نقصان نہیں ہونا چاہیے)۔

یہ دیکھیں نا شیطان جو ہے وہ بڑا کام کر دیتا ہے ایسے معاملے میں کہ غصہ ہوتا ہے، گھر میں کافی پریشانی ہوتی ہے اور کافی جھگڑے ہوتے ہیں تو کئی ایسے مرد جو ہیں وہ ایک تو طلاق دے دی ہے پھر زیادتی بھی ہو جاتی ہے ظلم بھی ہو جاتا ہے! تو ظلم اور زیادتی سے بچنے کے لیے یہ اہم تعلیمات ہیں دیکھیں (سبحان اللہ) کہ اُن کو نہ تو کوئی نقصان پہنچانا ہے نہ کوئی تنگی ہونی چاہیے رہن سہن میں ﴿وَلَا تُضَارُّوهُنَّ لِتُضَيِّقُوا عَلَيْهِنَّ ﴾: نقصان بھی نہیں اور تنگی بھی نہیں ہونی چاہیے۔

اور اگر یہ بیویاں جو ہیں حاملہ ہیں جن کو تم لوگوں نے طلاق دی ہے تو نان نفقہ اُن کا اور جو بچہ پیٹ میں ہے وہ بھی تمہارے ذمے ہے، اور اگر وہ تمہارے بچے کو دودھ پلائیں (بچہ پیدا ہو گیا ہے) اور اس پر اُجرت انہوں نے لی ہے تو اُن کی اُجرت بھی اُن کو دینی چاہیے، اور ایک دوسرے کو تم بھلائی کا یعنی حکم دیتے رہو اور طیب نفس سے اور آسانی سے ایک دوسرے سے پیش آؤ، اور اگر رضاعت کے لئے تمہارا اتفاق نہیں ہوتا ہے کیونکہ رضاعت کا حق جو ہے وہ ماں کا

ہے اگر ماں کہتی ہے کہ میں دودھ نہیں پلاسکتی ہوں تو پھر کسی اور باہر سے عورت جو ہے جب دودھ پلائے گی (اس کا نفقہ کس کے ذمے ہے ماں دے گی یا باپ دے گا؟ حق کس کا ہے؟ ماں نے پلانا ہے، اب ماں نہیں پلانا چاہتی) اس کا بھی نان نفقہ جو ہے وہ باپ کے ذمے ہے وہ بھی باپ دے گا۔

پھر اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿لِيُنفِقْ ذُو سَعَةٍ مِّن سَعَتِهِ ۖ وَمَن قُدِرَ عَلَيْهِ رِزْقُهُ فَلْيُنفِقْ مِمَّا آتَاهُ اللَّهُ ۚ لَا يُكَلِّفُ اللَّهُ نَفْسًا إِلَّا مَا آتَاهَا ۚ سَيَجْعَلُ اللَّهُ بَعْدَ عُسْرٍ يُسْرًا ﴿٧﴾﴾ [الطلاق: 7]

اب نان نفقے کی بات آرہی ہے کہ کتنا نفقہ ہونا چاہیے؟ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ہر خاوند جو ہے وہ اپنی طاقت کے مطابق اپنی بیوی پر خرچ کرتا ہے اور اپنے بچے پر، جس کو اللہ تعالیٰ نے کشادگی دی ہے وہ اس کے مطابق خرچ کرے، جس کے رزق میں تنگی ہے جو مسکین اور فقیر ہے وہ اتنا خرچ کرے جتنا اللہ تعالیٰ نے اس کو رزق دیا ہے، اللہ تعالیٰ فقیر پر وہ بوجھ نہیں ڈالتا جیسا کہ امیر پر ہے (اب امیر کا اور معاملہ ہے فقیر کا اور معاملہ ہے)، اور یقیناً اللہ تعالیٰ جو ہے تنگی کے بعد وسعت اور آسانی پیدا کرے گا۔

پھر اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿وَكَأَيِّن مِّن قَرْيَةٍ عَتَتْ عَنْ أَمْرِ رَبِّهَا وَرُسُلِهِ فَحَاسَبْنَاهَا حِسَابًا شَدِيدًا وَعَذَّبْنَاهَا عَذَابًا نُّكْرًا ﴿٨﴾ فَذَاقَتْ وَبَالَ أَمْرِهَا وَكَانَ عَاقِبَةُ أَمْرِهَا خُسْرًا ﴿٩﴾﴾ [الطلاق: 8-9]

اب یہ چند اہم باتیں ہوئی ہیں احکام ہیں طلاق کے تعلق سے جن کی پیروی کرنا لازمی ہے وہ اللہ تعالیٰ کا حکم ہے، جو نافرمانی کرتا ہے اللہ تعالیٰ کے ان احکام کو خصوصی طور پر طلاق کے تعلق سے، اور عمومی طور پر ہر جو اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے ، اور سب سے بڑا جو پیغام ہے وہ توحید کا پیغام ہے اور شرک کے خاتمے کے احکام ہیں کہ شرک سے بچو اور موحد بن جاؤ، اور سنت کی اتباع کرو بدعت سے بچ جاؤ اور نافرمانیوں سے بچ جاؤ۔

اب اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے دیکھیں، جو سابقہ امتیں ہیں جب انہوں نے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی اُن کے ساتھ کیا ہوا ہے تاکہ پتہ چلے اس مومن کو جو بیوی کو طلاق دے رہا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے احکام کی نافرمانی کی کیا سزا ہو سکتی ہے خصوصی طور پر

جو موضوع ہے ہمارا سورۃ الطلاق ہم پڑھ رہے ہیں، اور عمومی طور پر ہر نافرمانی جو بھی نافرمانی کرتا ہے چاہے کافر ہو چاہے مسلمان ہو نافرمان ہے، جب اللہ تعالیٰ پکڑتا ہے پھر کیسے پکڑتا ہے!

دیکھیں پھر اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: اور بہت ساری ایسی بستیاں ہیں جس بستی کے لوگوں نے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی ہے اور اللہ تعالیٰ کے رسولوں کی بھی نافرمانی کی ہے، اور اپنی سرکشی میں اور کفر میں نافرمانی میں آگے بڑھتے رہے، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ہم نے اُن کا حساب لیا اُن کے اعمال کا سخت شدید حساب لیا ہے اور اُن کو سخت عظیم جو منکر ہے اور عظیم عذاب کا مزا چکھایا ہے اور ان کی جو سوء عاقبت ہے اُن کے کفر اور تکبر اور نافرمانی کی وجہ سے یہی ہوا کہ وہ ہلاک ہوئے اور خسارہ پانے والوں میں سے ہوئے اور شدید خسارے کا سامنا کرنا پڑا اور بہت بُرا انجام ہوا اُن کا۔

وجہ کیا تھی؟ کہ اُن کا کفر نافرمانی جو وہ کیا کرتے تھے۔

پھر اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ عَذَابًا شَدِيْدًا ۙ فَاتَّقُوا اللّٰهَ يٰٓاُولِي الْاَلْبَابِ ۚۖ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۭۛ قَدْ اَنْزَلَ اللّٰهُ اِلَيْكُمْ ذِكْرًا ﴿١٠﴾ رَّسُوْلًا يَّتْلُوْا عَلَيْكُمْ اٰيٰتِ اللّٰهِ مُبَيِّنٰتٍ لِّيُخْرِجَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ۭ وَمَنْ يُّؤْمِنْۢ بِاللّٰهِ وَيَعْمَلْ صَالِحًا يُّدْخِلْهُ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ۭ قَدْ اَحْسَنَ اللّٰهُ لَهٗ رِزْقًا ﴿١١﴾﴾ [الطلاق: 10-11]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: اللہ تعالیٰ نے اُن لوگوں کے لیے جو نافرمانی پر اور طغیانی پر اور سرکشی پر اُترے ہوئے ہیں اُن کے لیے اللہ تعالیٰ نے سخت عذاب تیار کر رکھا ہے، اور جن لوگوں نے اللہ تعالیٰ کے حکم کی نافرمانی کی ہے اور اللہ تعالیٰ کے رسولوں کی بھی نافرمانی کی ہے شدید عذاب کا وہ سامنا کریں گے، تو اے ایمان والو! تم اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور اللہ تعالیٰ کی پکڑ سے خبردار ہو جاؤ وہ جو عقلمند لوگ ہوں، تمہیں اللہ سے ڈرنا چاہیے اور خاص طور پر وہ جو لوگ ایمان لے کر آئے ہیں اللہ تعالیٰ پر اور اللہ تعالیٰ کے رسولوں پر اور تصدیق کی ہے اللہ تعالیٰ کی اور اللہ تعالیٰ کے رسولوں (علیہم الصلاۃ والسلام) کی اور شریعت پر بھی عمل پیرا ہوئے، اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے اے مومنو! ذکر کو نازل کیا ہے جو تمہیں نصیحت کرتا رہتا ہے اور تمہیں خبردار بھی کرتا رہتا ہے، جو تمہارا اللہ تعالیٰ پر ایمان ہے اور جو فرمانبرداری تم کر چکے ہو جو عمل کر چکے ہو اس کے تعلق سے تمہیں آگاہ اور خبردار کرتا رہتا ہے، یہ ذکر جو ہے وہ اللہ تعالیٰ کا رسول ہے جو آپ

لوگوں پر اللہ تعالیٰ کی آیتیں پڑھ کر سناتا ہے وضاحت کے ساتھ (ان آیات کی جو تفسیر ہے وہ بھی یعنی بیان کرتا ہے) تاکہ حق کو باطل سے الگ الگ کر دے، اور جو لوگ اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے احکام پر عمل کرنے والے ہو جاتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے فرمانبردار ہیں تاکہ وہ کفر کی ظلمتوں سے نکل کر ایمان کے نور کی طرف واپس پلٹیں اور جو اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھتا ہے عمل صالح کرتا رہتا ہے اسے اللہ تعالیٰ ایسے باغات میں داخل کرے گا جس کے محلوں کے اور درختوں کے تلے نہریں جاری ہوتی ہیں جو اُس میں ہمیشہ ہمیشہ کے لیے رہیں گے، یہ اللہ تعالیٰ نے اپنے جو مومن اور صالح لوگ ہیں جنت میں خاص رزق مقرر فرمایا ہے، اور یہ بہت ہی اَحسن اور بہترین رزق ہے مومنوں کا جنت میں۔

پھر اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿اَللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ وَّمِنَ الْاَرْضِ مِثْلَهُنَّ ۭ يَتَنَزَّلُ الْاَمْرُ بَيْنَهُنَّ لِتَعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ڏ وَّاَنَّ اللّٰهَ قَدْ اَحَاطَ بِكُلِّ شَيْءٍ عِلْمًا ۝۱۲﴾ [الطلاق: 12]

پھر آخر میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: اللہ تعالیٰ واحد ہے جس نے سات آسمانوں کی طرح سات زمینوں کو بھی پید کیا ہے اور اُن میں اللہ تعالیٰ نے اپنا حکم نازل کیا ہے جو اللہ تعالیٰ نے اپنے رسولوں پر وحی نازل کی ہے، اور تدبیر جو کرتا ہے اللہ تعالیٰ اپنی مخلوقات میں آسمانوں اور زمین میں، اے لوگو! تاکہ تم خوب جان لو کہ اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے کوئی چیز بھی اللہ تعالیٰ کو عاجز نہیں کر سکتی، اور اللہ تعالیٰ نے ہر چیز کا اپنے علم سے احاطہ کیا ہوا ہے کوئی بھی چیز اللہ تعالیٰ کے نہ علم سے اور نہ ہی قدرت سے خارج ہے۔

اور بہت بڑا فائدہ ہے یہاں پر اس آخری آیت میں کہ جیسا کہ اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے اسی طرح ہر چیز کا اللہ تعالیٰ عالم بھی ہے، جو لوگ تقدیر کا انکار کرتے ہیں کہتے ہیں "اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر نہیں ہے": تو اس کا مطلب ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر چیز کا عالم بھی نہیں ہے!

تو اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے دونوں کو جوڑ دیا ہے ذرا غور کریں "اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے اور ہر چیز کا اللہ تعالیٰ نے احاطہ کیا ہوا ہے": تو جو اللہ تعالیٰ کی تقدیر کے منکر ہیں وہ پھر اللہ تعالیٰ کے علم کے منکر بھی لازم اُن کو ہونا چاہیے!

اللہ تعالیٰ کے علم پر سب کا اجماع ہے، اہل باطل بھی کہتے ہیں "کہ اللہ تعالیٰ ہر چیز جانتا ہے": لیکن جو تقدیر کے منکر ہیں تقدیر کا انکار کر دیتے ہیں!

دیکھیں نا: ﴿لِتَعۡلَمُوۡۤا اَنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیۡءٍ قَدِیۡرٌ﴾(تا کہ خوب جان لو کہ اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے(یعنی: کوئی چیز اللہ تعالیٰ کو عاجز نہیں کرتی کوئی چیز اللہ تعالیٰ کی قدرت سے باہر نہیں ہے، کوئی چیز اللہ تعالیٰ کی تقدیر سے باہر نہیں ہے))﴿وَّاَنَّ اللّٰہَ﴾(اور بے شک اللہ تعالیٰ)﴿قَدۡ اَحَاطَ بِکُلِّ شَیۡءٍ عِلۡمًا﴾(ہر چیز کا اللہ تعالیٰ نے یقیناً علم سے احاطہ کیا ہوا ہے)۔

اس عظیم سورۃ میں واضح پیغامات ہیں، چھوٹی سی سورۃ ہے اور طلاق کے مسئلے آپ دیکھیں کہ کتنے پیارے انداز سے بیان ہوئے ہیں! اور وقت نہیں ہے کہ میں وہ بھی چند اہم پیغام اس میں بیان کرتا، کبھی اس پر تفصیل سے تفسیر کے درس میں بیان کریں گے لیکن جو تفسیر المیسر ہے چیز اہم باتیں اس موضوع کے تعلق سے کی ہیں۔

اور طلاق کا معاملہ بہت سنگین معاملہ ہے بہت سارے لوگ اس معاملے سے غافل بھی ہیں انجان بھی ہیں، اور بہت سارے لوگ اس میں غلط فہمی کا شکار بھی ہیں، تو آج کے درس میں چند اہم باتیں (الحمد للہ) ہم نے کوشش کی ہے بیان کرنے کی کہ سنت کے مطابق طلاق کیا ہوتی ہے، اور اس کی ضد ہے بدعت کے مطابق طلاق "طلاق سُنّی، طلاق بدعی"۔

طلاق سنت عدت میں ہوتی ہے عدت کیا ہے؟ کہ پاکیزگی میں بیوی کو طلاق دینا بشرطیکہ اس پاکیزگی میں جس میں جماع نہ ہوا ہو، یا حمل میں بھی۔

غلط فہمی یہ تھی لوگوں میں کہ حمل میں طلاق واقع نہیں ہوتی، اور حیض میں واقع ہوتی ہے (اُلٹا): سچ بات یہ ہے کہ حیض میں واقع نہیں ہوتی کیونکہ پاک ہونا چاہیے، اور حمل میں واقع ہوتی ہے۔

اور عدت جو ہے مختلف قسم کی عورتیں ہیں:

(۱) عورت یا تو حائضہ ہوگی یعنی حیض کو خون جاری ہوتا ہے۔

(۲) یا وہ جس کو حیض کا خون نہیں آتا ہے۔

(۳) یا حاملہ ہوگی۔

تین قسم کی عورتیں ہیں:

(۱) جس کو حیض کا خون جاری ہوتا ہے اس کی عدت تین مینسچورل سائکل (Menstrual cycle) ہے (تین حیض ہیں)۔

(۲) جس کو حیض کا کون جاری نہیں ہوتا ہے تین مہینے ہیں۔

(۳) اور جو حاملہ ہے ﴿حَتّٰى يَضَعْنَ حَمْلَهُنَّ﴾ (جب تک کہ وہ اپنے حمل کو وضع نہیں کر جاتی (ڈلیوری نہیں ہو جاتی) (الطلاق:6)۔

تو یہ عدت ہے طلاق کی اور اگلے درس میں اس پارے کی جو آخری سورۃ ہے اس پر بات کریں گے ان شاء اللہ (واللہ أعلم)۔

سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ

یہ رسالہ ڈاکٹر مرتضی بن بخش (حفظہ اللہ) کے آڈیو درس (065. سورۃ الطلاق) سے لیا گیا ہے۔ سبق لسانی اور تعبیر کی غلطی کو درست کر دیا گیا ہے۔ قارئین کرام سے گزارش ہے کہ اگر کوئی اور غلطی نظر آئے تو ضرور آگاہ کریں اور اس خیر کے کام میں شامل ہو جائیں۔